بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ | یکم ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۳ھ | یکم اپریل سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے کل سے پیچش کی علامت نہیں ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد۔ نزلہ۔ بخار کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ——— سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو کل بھی کچھ حرارت رہی۔ کھانسی میں کمی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ کی طبیعت گو پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی بعض عوارض موجود ہیں۔ صحت کیلئے دعا کی جائے ——— مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو کل بھی کان کے درد کی شکایت رہی۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں ——— حافظ محمد عمر صاحب۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب اور گیانی

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی وفات پر

اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے وقف کردو

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

۱۷ مارچ نماز مغرب کے وقت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات ہوئی۔ مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو ایسا [بنایا] ہے۔ کہ ہر شخص کو اپنے قریب کی چیزوں [کا ز]یادہ احساس ہوتا ہے۔ اور جو چیز بعید [ہو]تی ہے۔ اس کا احساس اس کو کم [ہو]تا ہے۔ جب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

ہُوا۔ تو صحابہ کرام کے لئے وہ ایک موت کا دن تھا۔ مگر جب حضرت ابو بکرؓ فوت ہوئے۔ تو وہ تابعین جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا۔ اور اسلام حضرت ابو بکرؓ سے ہی سیکھا تھا۔ ان کو اس وفات کا شدید ترین صدمہ ہُوا۔ ویسا ہی صدمہ جیسا کہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ہُوا تھا۔ اسی طرح ایک کے بعد ایک زمانہ کے لوگ گذرتے چلے گئے۔ اور جب سارے گذر گئے۔ تو کسی وقت عالم اسلامی کے لئے

حسن بصری یا جنید بغدادی

کی وفات ایسے ہی صدمہ کا باعث تھی جیسی صحابہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات۔ مگر یہ احساس نتیجہ تھا۔ اس بات کا کہ حسن بصری اور جنید بغدادی جیسے لوگ مسلمانوں میں بہت شاذ پیدا ہوتے تھے۔ اگر ساری اُمت ہی حسن اور جنید ہوتی۔ تو وہ درد اور وہ چیخیں جوان بزرگوں کی وفات پر بلند ہوتیں یوں بلند نہ ہوتیں۔ بدقسمتی سے اکثر لوگ رونا بھی جانتے ہیں۔ اظہار غم کرنا بھی جانتے ہیں۔ مگر اکثر لوگ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کرنا اور کام کرنا نہیں جانتے یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا پر

حزن و غم کی چادر

پڑی رہتی ہے۔ اگر سب کے سب لوگ دین کی خدمت کرتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں لگے ہوتے تو دنیا کا عرفان اور علم ایسے بلند معیار پر آجاتا۔ کہ کسی قابل قدر خادم اسلام کی وفات پر جو یہ احساس پیدا ہوتا ہے اور یہ فکر لاحق ہوتا ہے کہ اب ہم کیا کرینگے۔ یہ کبھی نہ ہوتا

میر محمد اسحاق صاحب

خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر اگر کسی کو تھا۔ تو اُن کو۔ رات دن قرآن و حدیث لوگوں کو پڑھانا ان کا مشغلہ تھا۔ وہ زندگی کے آخری دور میں کئی بار موت کے منہ سے بچے۔ جلسہ سالانہ پر وہ ایسا اندھا دھند کام کرتے۔ کہ کئی بار ان پر نمونیا کا حملہ ہُوا۔ ایسے شخص کی وفات پر طبعاً لوگوں میں یہ احساس پیدا ہوتا ہی کہ اب ہم کیا کرینگے۔ لیکن اگر

ہماری جماعت کا ہر شخص

ویسا ہی بننے کی کوشش کرتا۔ تو آج یہ احساس نہ پیدا ہوتا جب ہر شخص اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہو۔ تو کسی کارکن کی وفات پر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اب

ہم کیا کریں گے

بلکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ہم سب یہی کر رہے ہیں۔ عزیز اور دوست کی جدائی کا غم تو ضرور ہوتا ہے مگر یہ احساس نہیں ہوتا۔ کہ اب اس کا کام کون سنبھالے گا۔

موت کا رنج

تو لازمی بات ہے۔ مگر یہ رنج مایوسی پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ ہر شخص ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے وقت پر جانے والوں کو سنبھال لیا تھا۔ احباب کی اس غلطی کیوجہ سے کہ ہر ایک نے وقت پر اپنے آپ کو

سلسلہ کا واحد نمائندہ

تصور نہ کیا۔ اور اس کیلئے کوشش نہ کی آج میر صاحب کی وفات ایسا بڑا نقصان ہے کہ نظر آرہا ہے اس نقصان کو پورا کرنا آسان نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس طرز کے آدمی تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب مرحوم تھے۔ اور تیسرے اس رنگ میں میر صاحب رنگین تھے۔ اور انکی

وفات کا بڑا صدمہ

اسوجہ سے بھی ہے۔ کہ ان جیسے اور لوگ جماعت میں موجود نہیں ہیں۔ اگر اور لوگ بھی ایسے ہوتے تو بے شک ان کی وفات کا صدمہ ہوتا۔ ویسا ہی صدمہ جیسا ایک عزیز کی وفات کا ہوتا ہے۔ مگر جماعتی پہلو محفوظ ہوتا۔ اور یہ دیکھ کر کہ اگر ایک آدمی فوت ہو گیا ہے تو خواہ وہ کسی رنگ کا تھا۔ اس کی جگہ لینے والے کئی اور موجود ہیں۔ جماعت کے لوگ مایوس نہ ہوتے۔ اور وہ سمجھتے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے ایک آدمی ہم سے لے لیا ہے۔ تو اس کے کئی قائم مقام موجود ہیں۔ مگر

قحط الرجال

ایسی چیز ہے۔ کہ جو لوگوں کے دلوں میں مایوسی پیدا کر دیتی ہے۔ اور جب کام کا ایک آدمی فوت ہوتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اب کیا ہوگا۔ اور دشمن بھی کہتا ہے۔ کہ اب یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ اب اس کا کام چلانے والا کوئی نہیں۔ لیکن اگر ایک کے بعد کام کرنے والے کئی موجود ہوں۔ تو پھر نہ اپنوں میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ دشمن کو خوش ہونے کا موقعہ مل سکتا ہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

[illegible] عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

پس اگر جماعت کے دوست اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے۔ تو آج جو یہ گھبراہٹ پائی جاتی ہے نہ ہوتی۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے

کہ اس نے مجھے بروقت سمجھ دی۔ اور میں نے نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی۔ جس کے ماتحت آج نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ ہم نے دنیا کو صحیح علوم سے آگاہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے ہزارہا علماء درکار ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب جماعت اتنی بڑھ رہی ہے۔ کہ

آٹھ دس علماء

تو ہر وقت ایسے چاہئیں۔ جو مرکز میں رہیں۔ اور مختلف مساجد میں قرآن وحدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدہ جاری رہے۔ اور اس طرح نظر آئے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں زندہ موجود ہیں اب کام اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ خود خلیفہ اسے نہیں سنبھال سکتا۔ اگر

قرآن کریم کا درس

ہم میں جاری رہتے۔ تو گویا کہ زندہ خدا ہم میں موجود ہوگا۔ اگر حدیث کا درس جاری رہے۔ تو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں زندہ ہوں گے۔ اگر کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس جاری رہے۔ تو گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں زندہ ہوں گے۔ سو یہ کتنی بڑی غفلت ہے۔ جو جماعت سے ہوئی۔ میں تو اس کا خیال کر کے بھی کانپ جاتا ہوں۔ کتنے تھوڑے لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار تھے۔ اور اب تو وہ اور بھی بہت کم رہ گئے ہیں اگر ان کے مرنے سے پہلے پہلے جماعت نے اس کمی کو پورا نہ کیا۔ تو اس نقصان کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جو جماعت کو پہنچے گا۔ ذرا غور کرو ہمارے سامنے کتنا بڑا کام ہے۔ اور

کتنی بڑی کوتاہی ہے

جو جماعت سے ہوئی۔ پس اب بھی سنبھلو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار لوگ

اب بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور شاید تھوڑے ہی دن ہیں۔ پھر میرے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ نہیں۔ کہ میری عمر کتنی ہوگی۔ اور اعلان مصلح موعود کے پیشگوئی پوری ہونے کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ نے مجھ سے جتنا کام لینا ہو لے لیا ہو۔ پس یہ

بڑے خطرات کے دن

ہیں۔ اس لئے سنبھلو۔ اپنے نفسوں سے دنیا کی محبتوں کو سرد کر دو۔ اور دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ۔ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی۔ تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے۔ اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں۔ پس اپنے آپ کو

دین کے لئے وقف کردو

اور یہ نہ دیکھو کہ اس کے عوض تمہیں کیا ملتا ہے۔ جو شخص یہ دیکھتا ہے۔ کہ اُسے کتنے پیسے ملتے ہیں۔ وہ کبھی خدا تعالےٰ کی نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسی کو ملتی ہے۔ جو اس کا نام لے کر سمندر میں کود پڑتا ہے۔ چاہے موتی اس کے ہاتھ میں آ جائے۔ اور چاہے وہ مچھلیوں کی غذا بن جائے۔ پس مومن کا کام عرفان کے سمندر میں غوطہ لگا دینا ہے۔ وہ اس بات سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ کہ اسے موتی ملتے ہیں۔ یا وہ مچھلیوں کی غذا بنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت تھی۔ کہ جب کبھی سلسلہ کے لئے

غم کا کوئی موقعہ

ہوتا۔ آپ دوستوں سے فرماتے کہ دعائیں کرو۔ اور استخارے کرو۔ تا اللہ تعالےٰ دل سے گھبراہٹ دور کر دے۔ اور بشارات دیکر دلوں کو مضبوط کر دے۔ پس آپ لوگ بھی آئندہ چند دنوں تک

متواتر دعائیں کریں

خصوصاً آج کی رات بہت دعائیں کی جائیں

کہ اگر جماعت کے لئے کوئی اور ابتلاء مقدر ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں ٹالدے اور اگر تمہارا خیال غلط ہو۔ تو دلوں سے دہشت کو دور کر دے۔ اور اپنے فضل سے ایسی سچی بشارتیں عطا کرے۔ کہ جن سے دل مضبوط ہوں۔ اور کمزور لوگ ٹھوکر سے بچ جائیں۔ پس

خوب دعائیں کرو

اور اگر کسی کو خواب آئے تو بتائے خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد بہت دعائیں کریں۔ (حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کے نام بھی لئے۔) وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ اور انہیں موقعہ ملا۔ کہ وہ حضور علیہ السلام کی پاک صحبت میں رہے خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔ وہ آج رات بھی اور آئندہ بھی بہت دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو ایسے واقعات اور ابتلاؤں سے بچائے۔ جو کمزوروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور جن سے افسردگی پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہ

دین کی فتح کے دن

ہیں۔ اور ان دنوں میں افسردگی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ دلوں میں ایسا عزم صمیم ہونا چاہیئے۔ کہ جس کے ماتحت دوست بڑھ بڑھ کر قربانیاں کر سکیں۔ پس خوب دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ کمزور لوگوں کو ٹھوکر سے بچائے۔ اور ایسی بشارات دے۔ کہ جو دلوں کو مضبوط کر دیں۔ اور اطمینان پیدا کریں۔ ایسا اطمینان کہ جو پھر کبھی نہ چھینا جائے۔ اور جماعت کو کوئی ایسا نقصان نہ ہو۔ جو ارادوں کو پست کرنے اور ہمتوں کو توڑنے والا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ دلوں میں ایسی تبدیلی پیدا کرے۔ کہ نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آئیں۔ اور اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے بڑھیں۔ اور ایسی روح پیدا ہو۔ کہ

ہم اور ہماری اولادیں

اللہ تعالےٰ کے نور پر اس طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کہ جس طرح

برسات کی رات پروانے شمع پر قربان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے قرآن کے نور کی شعاعیں ہمارے دلوں پر ڈالے۔ اور اس نے جو وعدے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں۔ انہیں اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے ہمارے دلوں کو ڈھارس دے۔ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنی پسندیدہ راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حتیٰ کہ ہم اس کے ہی ہو جائیں۔ اور کوئی چیز ہمارے اور اس کے درمیان روک نہ ہو۔ اور کوئی چیز اس کو ہم سے جدا کرنے والی نہ ہو۔ وہ ہمارا اور ہمارا۔ اور ہمارا ہی ہو جائے اور ہم بھی اس کے لئے اس کے اور صرف اسی کے ہو جائیں ؂

جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے تعزیت کا تار

لنڈن ۲۸ مارچ۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کیطرف سے حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے جماعت احمدیہ انگلستان کے ممبروں نے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی وفات کی خبر انتہائی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ سیدہ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت فرمائے آپ جماعت کے لئے نہایت نافع وجود تھیں۔ اور ان کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔ احباب جماعت احمدیہ لنڈن اس صدمہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور دونوں خاندانوں کے دوسرے ارکان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد شریف صاحب احمدی آگرہ سے بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں۔ کہ دوست ان کے کاروبار میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(۲) محمودہ بانو صاحبہ امرتسر کا ۶ اپریل سے امتحان شروع ہونے والا ہے۔ احباب ان کی

لدھیانہ میں فتح عظیم

تریاق القلوب کے صفحہ ۹۰ پر نشان ۵۹ کے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام درج ہے۔ جو حقیقت المہدی صفحہ ۱۲ میں بھی موجود ہے۔ اور جو یہ ہے۔ یعض الظالم علیٰ یدیہ ویوثق وان اللہ مع الابرار وانہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ شاھت الوجوہ انہ من اٰیۃ اللہ وانہ فتح عظیم۔

ترجمہ۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ منہ کالے ہو جائینگے یعنی ظالم جو کہتے تھے۔ کہ ہم یہ کرینگے اور یہ کریں گے۔ خدا ان کو مغلوب کریگا اور وہ ایسے شرمندہ ہوں گے کہ مارے ندامت کے مونہہ پر سیاہی آجائیگی۔ اس روز یہ خدا کا نشان ظاہر ہوگا۔ اور یہ فتح عظیم ہوگی۔ کیونکہ خدا مخالفوں کے تمام منصوبوں کو زیر کریگا۔

یہ الہام اگرچہ اس مقدمہ میں بھی جو منشی محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ پر عدالت گورداسپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دائر ہوا تھا پورا ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی معہ اپنے ساتھیوں کے ناکام ہوئے۔ حضور کو اللہ تعالےٰ نے بری فرمایا۔ اور فتح عظیم بخشی۔ مگر آج یہ الہام پھر ایک نئی شان اور زیادہ وضاحت کے ساتھ پورا ہوتے ہم نے اپنی آنکھوں لدھیانہ میں دیکھ لیا۔ کہ وہ دشمن جس نے کئی طرح کی تدبیریں اور منصوبے ہمارا ۲۲ مارچ کا جلسہ روکنے کے لئے کئے حتیٰ کہ اخباروں میں بھی شور مچایا۔ جب اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا۔ تو اس ناکامی کی سیاہی کو اور زیادہ نمایاں کرنے کے لئے اپنے میں سے ایک شخص کا مونہہ کالا کیا۔ اور اس کو گدھے پر سوار کرکے بازاروں میں پھرایا۔ مگر یہ سب کچھ الٰہی منشاء کے ماتحت ہو رہا تھا۔ ایک طرف

جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تقریر میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ منکرین ہمیشہ سے استہزا کرتے آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی استہزا کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کا الہام شاہت الوجوہ کہ مونہہ کالے ہو جائیں گے۔ ظاہری طور پر بھی پورا ہو کر سلسلہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا تھا۔ پھر انہوں نے منصوبہ کیا ہوا تھا۔ کہ اگر جلسہ نہ رکا۔ تو کارروائی کے دوران میں سوڈے کی بوتلیں وغیرہ پھینک کر مجمع کو منتشر کیا جائے گا۔ مگر اس موقعہ پر بھی وہ ناکام رہے۔ اور عین جلسہ کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے آسمان سے بارش نازل فرما کر جہاں اوکصیب من السماء فیہ ظلمت ورعد وبرق کے الہام کو جو مصلح موعود کے متعلق ہے سچا ثابت کر دکھایا۔ وہاں یعض الظالم علیٰ یدیہ ویوثق کے ماتحت ظالموں کو ایک اور ناکامی کا مونہہ دکھایا۔ اور وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جہاں یہ بارش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الہاموں کے پورا ہونے کا باعث بن کر ہمارے ایمانوں کی زیادتی کا موجب ہوئی۔ وہاں جنگ بدر کا نظارہ بھی ہماری نظروں کے سامنے پھر گیا کہ ایک ہی بارش منکرین کے لئے ہلاکت اور مومنوں کے لئے فتح عظیم کا سبب ہوئی۔ چنانچہ دشمن تو اپنی جلسہ گاہ تک چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن ہمارا جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل سے باقاعدہ ہوتا رہا۔ اور ایک آدمی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ یہ ایک نشان تھا۔ اور فتح عظیم تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے مصلح موعود کو دشمنوں کے مقابلہ میں عطا فرمائی ؛

خاکسار۔ محمد حیات تاثیر جامعہ احمدیہ قادیان

لدھیانہ میں احرار کی نازیبا حرکات کے متعلق

بعض معززین شہر کا اظہار نفرت

چاہیئے تو یہ تھا کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے کہلانے کے دعویدار احرار مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کرتے ہوئے از سر نو اسلامی اخلاق کا سکہ قلوب انسانی پر بٹھاتے۔ مگر انہوں نے جگہ بجگہ بداخلاقی کے مظاہرے کرکے اسلام کے لئے اپنے تئیں موجب ننگ قرار دے لیا ہے اس کی تفصیل میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس وقت صرف یہ عرض کرنا ہے۔ کہ ۲۲ مارچ لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کیطرف سے جو جلسہ ہوا۔ اس کے خلاف مقامی احرار نے تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کس قسم کی اخلاق سوز حرکات کا ارتکاب کیا۔ اور ان حرکات کے پیش نظر لدھیانہ کے معزز مسلمانوں اور ہندوؤں کے دلوں میں کس قدر ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہوا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار نے جلوس نکالے۔ جلسے کئے۔ راہ گزرتے احمدیوں پر آوازے کسے۔ اور ان پر روڑے پھینکے۔ انفرادی اور مجموعی طور پر کوشش کی۔ کہ کسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر نہ ہو سکے مصنوعی جنازہ نکال کر ماتم کیا۔ اور اس جنازہ پر ہر قسم کا گند پھینکا۔ غرض ان ننگِ اسلام لوگوں نے وہ سب کچھ کیا۔ جو تہذیب و شرافت سے بعید تھا۔

لیکن باوجود اس کے جماعت احمدیہ پیغام حق پہنچانے سے نہ رکنی تھی نہ رکی اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وہ ایمان افروز اور روح پرور تقریر فرمائی۔ جو دلوں میں اتر گئی۔ میں نے اپنے پاس دو معزز ہندو بھائیوں کو کھڑے پایا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ان کی آنکھیں بھی پرنم تھیں۔ اور وہ اس طرح خاموش کھڑے تھے۔ جس طرح کوئی بت نصب کیا گیا۔ موسلا دھار بارش اور تیز ہوا کی موجودگی میں ہندو بھائیوں کا اس طرح جمے رہنا اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ کہ ان کے دل حضرت امام جماعت احمدیہ کے کلمات طیبات سے نہائت لطف اندوز تھے۔

جلسہ کے دوسرے دن مجھے بعض معززین شہر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے تین ہندو دوست خاص طور پر قابل ذکر ہیں جناب ڈاکٹر ڈوگر رام صاحب تھاپر جناب ماسٹر ہرچنداس صاحب اور جناب مہتہ شام سندر صاحب میرے دریافت کرنے پر کہ آپ نے ہر دو فریق کے جلسوں سے کیا نتیجہ نکالا۔ تینوں نے جو کچھ کہا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نہائت درجہ شرافت پسند اور شریف جماعت ہے اور اس کا امام فی الحقیقت روحانی انسان ہے۔ لیکن احرار اخلاق سے بالکل تہیدست ہیں۔ ماسٹر صاحب موصوف نے فرمایا میرے ایک معزز دوست نے جو براہمن ہیں۔ اور ہیڈ کلرک ہیں مجھ سے اس امر کا ذکر کیا۔ کہ میں نے دونوں طرف کے لیکچر سنکر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نہائت مہذب اور پُر امن جماعت ہے برعکس اس کے احرار ہی اخلاق و تہذیب سے عاری اور حیا سوز افعال کے عادی ہیں ؛

اسی طرح میرے ایک دوست نے غیر احمدی ڈاکٹر سید محمود احمد صاحب کا جو شہر کی معزز ہستیوں میں سے ایک ہیں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ احرار بالکل بیہودگی سے افعال شنیعہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ حرکات اخلاق سے گری ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں بازاروں میں سے گزرتے ہوئے اور بھی کئی ایک غیر احمدی اور ہندوؤں کی زبانوں سے یہ الفاظ سننے میں آئے۔ کہ احرار کا احمدیوں سے یہ سلوک حد درجہ بداخلاقی پر مبنی ہے۔

خاکسار۔ خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی

ہندوؤں کے مقدس تیرتھ امرناتھ میں تبلیغ احمدیت

۲ مارچ کو مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبد المالک صاحب تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں امرناتھ تشریف لائے۔ ہمارے پانچ اصحاب بسلسلہ ملازمت امرناتھ میں ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی تشریف آوری پر ہم کو نہایت خوشی ہوئی۔ اور امرناتھ میں تبلیغ کا پروگرام خدا کے فضل سے بہت اچھا رہا۔ میں نے اپنے دفتر کے ہندو دوستوں کو دعوت دی۔ نیز کچھ مسلمان بھی شریک ہوئے۔ کچھ مدراسی دوستوں نے جو بعض نے ہستی باری تعالیٰ پر اعتراض کیا۔ اور از روئے مذہبی کتب ثبوت طلب کئے۔ اس کے جواب میں مولوی عبد المالک صاحب نے کافی ثبوت پیش کئے۔ اور سب خاموش ہو کر سنتے رہے پھر مہاشہ محمد عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سنایا۔ سامعین بہت غور اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ وہ حیران تھے۔ کہ ایک مسلمان اور سنسکرت میں اس قدر قابل کہ ہر بات کا ثبوت وید کے منتر سے پیش کرتا ہے۔ سامعین پر آپ نے اچھی طرح ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ اور رسولوں میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے رسول ہیں۔ جن کے بتلائے ہوئے اصول پر چل کر اب انسان خدا کو پا سکتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام بھی اچھی طرح پیش کیا۔ اور اس کا لوگوں کے دلوں پر بہت گہرا اثر ہوا۔ خاص کر ہندو دوست اس پیغام کو سن کر بہت حیران و متعجب ہوئے۔ ایک مدراسی نے جو Ordnance کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ زیادہ دلچسپی لی۔ اور اس قدر متاثر ہوئے کہ بول اوٹھے۔ میں ضرور آپ کے گرو کا استھان جا کر دیکھوں گا۔ اگر قرآن شریف آپ کے پاس ہندی میں ہو۔ تو مجھ کو عنایت کریں۔ مہاشہ عمر صاحب نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ میں ضرور آپ کو قرآن پاک مرکز سے بھجوا دوں گا۔ نیز مہاشہ صاحب نے ان سے بتاکید کہا۔ کہ آپ خط و کتابت ہمارے مرکز قادیان سے رکھیں۔

بعض دوستوں نے گوشت خوری پر اعتراض کئے۔ اس موضوع پر بھی بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ دوسرے روز کا پروگرام بھی خدا کے فضل سے اچھا رہا۔ آس پاس کے گاؤں میں کچھ دوستوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ انفرادی طور پر کافی تبلیغ کی گئی۔ ہندی گجراتی اور مرہٹی کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ میری یہ خواہش تھی۔ کہ ایک جلسہ عام ہو۔ لیکن گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرنے میں دشواری تھی۔ اس لئے جلسہ کا انتظام نہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ امرناتھ ایک پہاڑی جگہ ہے۔ یہاں کے رہنے والے مسلمان کوکن کہلاتے ہیں۔ ان پر بھی اس پیغام کا بہت اچھا اثر ہے۔

خاکسار نصیر الدین احمد سکرٹری جماعت احمدیہ امرناتھ

کوٹھہ ضلع گورداسپور میں ایک احمدی پر ظلم

میاں رحمت اللہ موضع کوٹھہ تھانہ ڈیرہ بابا نانک کے رہنے والے وہاں کے قدیم باشندہ ہیں۔ اور اس گاؤں میں اکیلے احمدی ہیں۔ چند ماہ ہوئے۔ کہ ان کا اکلوتا نوجوان بیٹا فوت ہو گیا۔ مخالفین نے جن میں مسلمان اور سکھ شامل ہیں ان کو اکیلا اور کمزور پا کر ان پر تشدد اور ظلم کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی انتہاء یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ مخالفین نے ان کے سارے سامان اور اثاث البیت وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان کے مکان کو تالا لگا کر گاؤں سے زبردستی نکال دیا ہے۔ انہوں نے موضع دھیر منصل شکار کی جماعت میں پناہ لی ہے۔ اور مخالفوں کی دہشت انگیزی کی وجہ سے وہ تھانہ میں رپورٹ دینے کے لئے بھی نہیں جا سکے ۔ ۴ اب یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ شکار کے چند احمدی میاں رحمت اللہ کے ساتھ تھانہ میں جا کر یا بذریعہ ڈاک رپورٹ کرائیں۔ گذشتہ تجربہ کی بناء پر ہمیں تھانیدار صاحب ڈیرہ بابا

بھرتپور میں جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی تقریریں

۲۶ مارچ کو بھرت پور کی اسلامیہ انجمن کی دعوت پر جناب سردار محمد یوسف صاحب یہاں تشریف لائے گو بوجہ اور تکلیف دہ سفر کی وجہ سے وہ بے حد تھکے ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے جاتے ہی منتظمان جلسہ سے کہدیا۔ کہ میں ابھی لیکچر دینے کے لئے تیار ہوں۔ چونکہ انجمن میں دو پارٹیاں تھیں۔ ایک لیکچر کرانے کے حق میں اور دوسری خلاف۔ اس لئے ان میں کچھ کشمکش ہوئی۔ آخر دوسرے روز ۲۷ مارچ کو دس بجے لیکچر رکھا گیا۔ جس کا موضوع تھا۔ کہ "اسلام نے ہندوستان پر کیا اثر ڈالا" یہ لیکچر خدا کے فضل و کرم سے اتنا کامیاب رہا۔ کہ مخالف پارٹی بھی موافق ہو گئی۔ حاضرین میں سے اکثر نے مصافحہ کیا۔ اور بالاتفاق یہ مطالبہ ہوا۔ کہ کم از کم ایک لیکچر اور ہونا چاہیئے۔ چنانچہ رات کو ایک اور لیکچر کے لئے اعلان کیا گیا۔ مگر لیکچر سے ایک گھنٹہ پہلے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ مگر باوجود اس کے کافی لوگ پہنچ گئے۔ اور دوسرا لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر ہوا۔ یہ لیکچر بھی خدا کے کرم سے غیر معمولی کامیاب رہا۔ اور حاضرین بے حد خوش ہوئے۔

اہل بھرت پور کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ انہیں والئے ریاست بہت ہی ہمدرد ملا ہے۔ چنانچہ ہز ہائینس کی اس ہمدردی۔ وسیع القلبی اور رواداری کا اس سے کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ انجمن اسلامیہ کے اس جلسہ میں ایک روز خود بنفس نفیس تشریف لائے۔ اور آدھ گھنٹہ تک تشریف فرما رہے۔ اور انجمن سے ہمدردی۔ اور اس کی بہبود کے لئے حوصلہ افزاء تقریر بھی فرمائی۔ ہز ہائینس کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ ان کی مسلمان رعایا جو تعلیم میں پیچھے ہے۔ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہز ہائینس اس کیلئے جلد کوئی عملی قدم بھی اٹھانے والے ہیں (نامہ نگار)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۸۵۶ منکہ محمد بخش ولد حیات محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت یکم جون ۱۹۱۶ء ساکن رائے پور ڈاک خانہ خان پور رسیداں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ زمین اندازاً ۵ گھماؤں ایک بیگھہ ہے۔ جو میرے بھائیوں سے مشترکہ ہے۔ جس کے میں ½ حصہ کا مالک ہوں۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائیداد یا ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی آمد کا بھی 1/10 حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد بخش موصی۔ گواہ شد نبی احمد موصی ۳۲۳۲ سکرٹری انجمن احمدیہ رائے پور گواہ شد علی محمد موصی و صحابی۔

۷۱۸۳ منکہ محمد حسین ولد میاں فتح دین صاحب قوم حجام پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔ (۱) مبلغ ۳۶۰ روپے نقد ایک بھینس معہ کٹی قیمتی یکصد روپیہ آٹھ مرلہ سکنی اراضی واقعہ محلہ دار السعۃ قادیان قیمتی ۹۰ روپے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(323)

اس جائیداد کا حصہ وصیت مبلغ ۵۰/- روپے اسی وقت ادا کر دیا ہے۔ لیکن اس جائیداد کے علاوہ بصورت مزدوری اندازاً مبلغ ۶۰/- روپیہ سالانہ آمدنی ہے۔ اس آمدنی کا دسواں حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ جس قدر میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو وہ حصہ جائیداد سے منہا کی جائے گی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔ العبد:۔ محمد حسین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری شکر اللہ خان۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

۷۶۴۲ منکہ نور حسین ولد محمد دین قوم تیلی پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت ۲۸/۱۲/۴۲ ساکن ہمو حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اور مجھ کو میرے والد صاحب نے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا ہے۔ میں نے اب قادیان شریف میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ اور یہاں ایک کارخانہ میں ۲۰/- روپے ماہوار پر ملازم ہو گیا ہوں۔ میری اس تنخواہ میں زیادتی ہونے کا احتمال ہے۔ میں اپنی کل تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ نیز اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دونگا۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری جو بھی جائیداد ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی حق دار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس مد میں جمع کرا دوں تو وہ منہا ہوگی۔ العبد:۔ نور حسین معرفت سید بشیر احمد شاہ دارالانوار قادیان۔

گواہ شد:۔ سید داؤد مظفر شاہ دارالانوار۔ گواہ شد:۔ سید مسعود مبارک شاہ دارالانوار۔

۷۶۴۰ منکہ عبد الحق ولد عبد الرحمٰن مرحوم قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دھندور صبر الال، ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں:۔

(۱) بیل یک قیمتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۶ روپے
(۲) گاؤ " " ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۰ "
کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۶ "

میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ کاشت پر ہے جو میں زمین غلہ بٹائی پر حاصل کر کے کاشت کرتا ہوں۔ مجھے اس سے سالانہ آمد ۴۰/- روپے کی ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی آمد کا دسواں حصہ تا زیست ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبد الحق بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ محمد حسین احمدی مبلغ۔

۷۶۴۱ منکہ روشنہ بی بی زوجہ مولوی عطاء اللہ صاحب قوم بھٹی عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۱) بیل یک ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۰ روپے۔
(۲) گاؤ میش یک ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۰ "
کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰ "

میں اپنی اس کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مندرجہ بالا گاؤ میش میں نے اپنے مہر کے عوض اپنے خاوند سے وصول کر لی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ روشنہ بی بی موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد ثناء اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بڈھانوں گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔

۷۶۴۳ منکہ عبد الرحیم ولد عبد الرحمٰن صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دھندور گورسیاں ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ بیل یک قیمتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۶ روپے
۲۔ گاؤ " ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۰ "
۳۔ نقد موجود ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۰ "
کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۶ روپے

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ کاشت پر ہے جو میں غلہ بٹائی پر زمین حاصل کر کے کاشت کرتا ہوں۔ مجھے اس سے سالانہ مبلغ ۲۰/- روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کا دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائیداد یا ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کر دوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبد الرحیم بقلم خود موصی گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ محمد حسین مبلغ احمدی۔

۷۶۴۴ منکہ زینب بی بی بیوہ محمد ابراہیم خان صاحب قوم راجپوت عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری آمد فی الحال ۱۵ روپے ماہوار میرے بیٹے سے اور ۱۰ روپے ماہانہ میرے داماد سے ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد۔ گواہ شد:۔ سید ارتضیٰ علی داماد موصیہ۔

نوٹ:۔ میرا ایک مکان دارالرحمت قادیان میں ہے۔ جس کے متعلق مقدمہ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس مقدمہ کے فیصلہ پر اس مکان کو وصیت میں شامل کر سکوں گی۔ زینب موصیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ: ۳۰ مارچ۔ آج گورنر بنگال نے اعلیٰ افسران پر مشتمل ڈیفنس کمیٹی کے مقرر کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ جو حکومت بنگال اور مسلح فوجوں کے مشترکہ امور پر غور کریگی۔ یہ کمیٹی انہی لائنوں پر کام کریگی۔ جن پر مشرق وسطیٰ کی ڈیفنس کمیٹی کام کرتی ہے اس کمیٹی کے تقرر سے یہ امید کی جاتی ہے کہ سول ایڈمنسٹریشن اور بنگال میں مسلح فوجوں کے درمیان تعاون کا کام زیادہ آسان ہو جائے گا۔

بمبئی ۳۰ مارچ۔ آج بمبئی مارکیٹ میں سونے کی زبردست مانگ رہی اور لوگوں کے بھاری ہجوم سونا خریدنے کے لئے ریزرو بنک کے سامنے دیکھے گئے۔ ان اطلاعات کے باوجود حکومت ہند نے بھاری مقدار میں چاندی خریدی ہے بڑھتے ہوئے نرخوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ صبح کے وقت غیر سرکاری نرخ قریباً ۷۶ روپے تولہ تھا۔ ریزرو بنک نے ایک لاکھ تولہ سونا سے زیادہ فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ جس سے بہت تاجروں کو مایوس لوٹنا پڑا۔ اس دوران میں ریزرو بنک نے سونے کا نرخ اور زیادہ بڑھا کر ۷۵½ روپے تولہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر سرکاری مارکیٹ میں سونے کا ۷۷½ روپیہ تک چڑھ گیا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ دفتر جنگ کے فنانشل سیکرٹری نے یورپ پر اتحادی حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کلاک کی سوئیاں چل رہی ہیں۔ بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں جب بارہ بجے کا گھنٹہ بجے گا تو اتحادی فوجیں یورپ پر دھاوا بول دیں گی۔ اتحادی فوجوں کے لئے یہ سب سے بڑی آزمائش ہوگی۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں سیکرٹری محکمہ خارجہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ سوائے اس صورت کے کہ حکومت امریکہ کسی خاص معاملہ میں درخواست کرے۔ مرکزی گورنمنٹ نے یہ ہدایت کر رکھی ہے کہ برطانوی ہند میں امریکہ کی بحری اور بری افواج کے کسی ممبر کے خلاف برطانوی ہند کی کسی عدالت میں فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ پولیس کو قانون کے مطابق گرفتاری۔ تلاشی۔ اور حراست کے متعلق اختیارات حاصل ہونگے جس صورت میں وہ سمجھے گی کہ قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ لیکن امریکیوں کے متعلق آرڈیننس کی رو سے عدالتوں کو مداخلت کرنیکے اختیارات سے محروم کیا گیا ہے۔

ماسکو ۳۰ مارچ۔ تازہ روسی کمیونک مظہر ہے کہ تیسرے یوکرینی محاذ کی فوجوں نے خوفناک حملہ کے بعد یوکرین کے اہم علاقائی اور ضلعی مرکز نیز اہم ریلوے جنکشن نکولیف پر قبضہ کر لیا۔ یہ بحیرہ اسود کی عظیم ترین بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ اور جنوبی بگ کے دہانہ پر مضبوط ترین اڈہ تھا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں نے یقیناً کبھی کاسینو کے مورچہ کے متعلق اپنی یہ مایوسی آپ سے نہیں چھپائی۔ کہ وہاں اور دوسرے اطالوی محاذ پر ہم نے کوئی پیشقدمی نہیں کی۔ اپنے "تبقہ" کے درمیان مزید کہا کہ مجھے امید ہے کہ میرا اعتراف آپ کے لئے موجب تسکین ہوگا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ آج برٹش پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کو ایک ووٹ سے شکست ہوئی یہ رائے شماری اس وقت ہوئی۔ جب تعلیمی بل پیش تھا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ اخبار "ڈیلی میل" کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانوی وزیر تعلیم مسٹر رچرڈ آسٹن بٹلر نے کل رات اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ دوسرے محاذ کی تیاری کے آخری مرحلے میں کسی وقت بھی اس امر کا امکان ہے کہ شہری ضروریات کے لئے تمام مسافر گاڑیاں بند کر دی جائیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ فوجوں کے علاوہ دیگر تمام اشخاص کے لئے سفر کرنا ناممکن ہوگا۔

لاہور ۳۰ مارچ۔ برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت گندم کا موجودہ تخمینہ ۹۸۹۶۷۰۰ ایکڑ ہے جو پہلے تخمینہ کے رقبہ سے جو جنوری ۱۹۴۴ء میں شائع کیا گیا تھا۔ بقدر ۲۱۰۸۰۰ ایکڑ زیادہ ہے۔ موجودہ تخمینہ سال گذشتہ کے دوسرے تخمینہ اور اصل رقبہ سے بالترتیب ۴ اور ۵ فیصدی کم ہے۔ اور پانچ سالہ اوسط کے تقریباً برابر ہے۔ کمی کی وجہ کاشت کیوقت کے غیر موافق موسمی حالات ہیں (محکمہ اطلاعات)

طہران ۳۰ مارچ۔ گورنمنٹ ہند کے نمائندوں نے ایران کے نیشنل بنک کی معرفت ۵ سو ٹن چاندی خریدی۔ جس کی قیمت کا اندازہ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ہے۔

لاہور ۳۰ مارچ۔ آج ہفتہ واری پریس کانفرنس میں لاہور کے راشن آفیسر نے کہا کہ ہم نے راشن کے لئے مردم شماری کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ راشن کی مقدار بڑھانے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔ ریلوے ملازموں کو بھی کارڈوں پر ہی راشن ملے گا۔ ہاں قیمت میں فرق ہو سکتا ہے۔ ہم ریلوے کو غالباً اپنے ملازموں کے درمیان تقسیم کے لئے ایجنٹ مقرر کر دیں گے۔ گندم کی قیمت کے متعلق عنقریب ہی دہلی سے اعلان کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی چاول اور دیگر جنسوں کی قیمتیں بھی مقرر کی جائیں گی۔

دہلی ۳۰ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی نے نوابزادہ لیاقت علی خان کی یہ تجویز رائے شماری کے بغیر منظور کر لی۔ کہ بلوچستان کی آئینی ترقی کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس کے اکثر ممبر منتخب شدہ ہوں۔ تمام پارٹیوں نے اس تجویز کی حمایت کی۔

دہلی ۳۰ مارچ۔ اراکان کے محاذ پر اتحادی فوج نے مانگڈاؤ سے بوتھیڈانگ جانے والی سڑک کی مغربی سرنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی دستے سہ شنبہ کو جب سرنگ میں داخل ہوئے۔ تو جاپانی اسوقت وہاں سے بھاگ چکے ہوئے تھے۔ یہ سرنگ ڈیڑھ سو گز لمبی ہے۔ اور اس کے مشرقی دروازوں کے پیچھے ایک میل لمبا سڑک کا ٹکڑہ ہے۔ جنرل سٹلول کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی برما میں چینی فوجوں نے بازو سے بڑھ کر اس سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ جس کے ذریعہ جاپانی ہوکانگ کی وادی میں پیچھے ہٹ رہے تھے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ اٹلی میں انزیو کے محاذ پر دشمن کے دو معمولی حملے پسپا کر دیئے گئے باقی موریوں پر گشتی دستے سرگرم رہے۔ ہوائی جہازوں نے صوفیہ میں ریلوے یارڈوں پر حملے کئے۔ دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۳۰ مارچ۔ روسی فوجیں چیکوسلواکیہ کی سرحد سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ نیز وہ بکووینا کے صدر مقام چرنووٹس پر قبضہ کر کے بارہ میل آگے نکل گئی ہیں۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل ہاؤس آف کامنز نے ۲۳ کے مقابلہ میں ۴۲۵ آراء کی کثرت سے مسٹر چرچل کی گورنمنٹ پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔ **لنڈن** ۳۱ مارچ۔ مصر میں اس زور کی